رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں بھی اک نورانی چہرے پر ستارہ میں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

جلد ۳ | ۳۰۔ ستمبر ۱۹۱۵ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ کی آنکھوں کو نسبتاً آرام ہے

منشی چراغ الدین صاحب نو مسلم طالب علم مبلغین کلاس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عمر و نیک توفیق بخشے۔ اور خادم دین بنائے ٭

مکرم سید محمد اسحٰق صاحب فاضل بوقت عصر مسجد مبارک میں درس بخاری شریف دیتے ہیں ٭

مولینا مولوی سید سرور شاہ صاحب کا درس قرآن کریم جو آپکے تبلیغی دورہ پر جانے کی وجہ سے رک گیا تھا۔ مسجد اقصیٰ میں بعد از نماز عصر پھر ہونے لگا ہے ٭

آمد مہمانان۔ مولوی محمد علی صاحب بدوملوی۔ محمد علی صاحب پھیروچیچی۔ محمد ابراہیم صاحب بنواں۔ حسین بخش صاحب الٰہی بخش صاحب گجر دادیپور ٭

اخبار احمدیہ

سرائے جمہڈ خان سے مکرم شیر زمان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مولوی صاحب سے میری گفتگو ہو گئی۔ انھوں نے کہا کہ مسیح تو ابھی زندہ ہے یعنے قرآن کریم کی آیات سے کھولکر بتایا کہ وہ تو کب کے وفات پا چکے ہیں آخر وہ کہنے لگا کہ کسی اسلامی تاریخ سے مسیح کی وفات ثابت کریں تب مانوں گا یعنے انھیں بہت کچھ سمجھایا لیکن یہ لوگ تو "مولوی آں باشد کہ پند نشود" کے مصداق ہوتے ہیں۔ آخر تک ہٹ دھرمی ہی کرتا رہا۔ اور چل دیا ٭

ایک ضروری تحریک۔ اخویم مکرم منشی ہاشم علی صاحب احمدی گروادر تحاو گوری یاست پٹیالہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں عرض پرداز ہیں کہ حضور کا خطبہ جمعہ مورخہ ۱۰۔ ستمبر جس میں خواجہ صاحب کے مطالبہ کا جواب ہے۔ اور ۱۳۔ ستمبر کے الفضل میں شائع کیا گیا ہے بلحاظ اپنی اہمیت کے اس قابل ہے کہ جیسے پانچ سوالوں کا جواب آپ عاجز کی تحریک پر علیحدہ چھپکر مفت تقسیم ہو چکا ہے۔ اسی طرح اسکی بھی ایک ہزار کاپی ٹریکٹ کی شکل میں چھپے جسکی لاگت خاکسار دینے کو تیار ہے" اچھی یہ نیک تحریک واقع میں قابل تائید اور ضروری التعمیل ہے پھر آپکے ساتھ مالی قربانی کی مثال اور بھی لائق تحسین و تقلید ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اُمید ہے کہ دوسرے احباب بھی اسمیں حصہ لینگے ذیمقدرت صورت جلد اپنا ارادہ ظاہر فرمائیں تاکہ جتنی کاپیاں چھپنی ہوں۔ یکبارگی چھپ جائیں۔ لاگت کا تخمینہ عہ فی صد ہوگا۔ منشی صاحب موصوف یہ بھی رقم فرماتے ہیں کہ "میں اپنی سابقہ اسامی ابھی سے روکتا ہوں کہ جلسہ سالانہ پر چندہ نمک صرف ہوگا۔ اسکی قیمت یہ عاجز اکیلا داخل کرے گا" اللہ تعالےٰ انہیں اس کا اجر دے۔ اور دوسرے احباب کو بھی اسی طرح سے سرگرم خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمادے آمین ٭

(خط و کتابت میں تاریخ ضرور دیں اور نام و پتہ صاف لکھیں۔ مینیجر)

ایک مخلص خادم نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ حضور کی تقریروں پر عمل پیرا ہو کر کے جن میں قرب الٰہی کے ذرائع بتائے گئے ہیں ہم کس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ ہمیں مقام قرب حاصل ہو گیا ہے اور سفلی زندگی سے چھٹکارا پا کر اعلےٰ زندگی حاصل کر لی ہے۔ اگر اس سے مراد الہام یا کشوف یا سچی خواب ہیں تو اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں فیصلہ کر دیا ہے۔ مگر کوئی ایسا معیار بھی ہے؟ جس سے اس بارہ میں دل کو اطمینان ہو سکے؟ عجیب عجیب خوابیں تو منکران خلافت کو بھی آتی ہیں۔ کیا انکو بھی مقربان الٰہی سمجھا جاوے! حضور نے اس کے جواب میں لکھوایا۔ حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی میں خوابوں کو خوب کھول کر لکھ دیا ہے اسکو دیکھکر آپ پتہ لگا سکتے ہیں کہ آسمانی اور زمینی لوگوں کی خوابوں میں کیا فرق ہے؟ خدا تعالیٰ کی قول کے ساتھ اس کا فعل بھی ضرور مطابق ہونا چاہیئے جو خواب اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید نہیں رکھتا وہ شیطانی ہے۔ غیر مبائعین میں سے بھی ممکن ہے کہ بعضوں کو خوابیں آئی ہوں۔ مبائعین کو بھی آئی ہیں۔ دونوں میں سے کونسی خدا کی طرف سے تھیں۔ اس کا فیصلہ خدا تعالیٰ نے کے فعل نے کر دیا۔ وہ زیادہ تھے اور ہم کم اب ہم زیادہ ہیں اور وہ کم۔ بس خدا تعالیٰ کے فعل نے بتلا دیا کہ کس کی خوابیں اس کی طرف سے تھیں!

کوہ منصوری سے مکرم سید عبدالمجید صاحب لکھتے ہیں کہ صوفی سید تصور حسین صاحب جو قادیان سے بغرض تبلیغ یہاں آئے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز صوفی صاحب ہماری جماعت کے لئے نہایت ہی مفید اور بابرکت ہونگے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے لوگوں کو قبول حق کی توفیق دے آمین۔

لاہور کے میاں وزیر محمد صاحب مرض مہلک سے جانبر ہو کر حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور حضور کی دعاؤں سے شفا دی۔ مجھے تمام طبیبوں ڈاکٹروں نے بالکل جواب دیدیا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپکے طفیل از سر نو زندگی عطا فرمائی۔ فالحمد للہ۔

ملب گڈھ سے سید انوار حسین صاحب لکھتے ہیں کہ بفضل اللہ یہاں ہماری جماعت روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ گو بعض نئے دوستوں کو سلسلہ میں داخل ہونیکی وجہ سے کچھ ابتلا ہے وہ بھی انشاء اللہ العزیز دور ہو جائیگا۔ دوسرے مخالف لوگ بھی حضرت اقدس کی کتب پڑھنے کیلئے خواہش کرتے ہیں جو حسب توفیق پڑھنے کے لئے انکو دیجاتی ہیں۔ لوگوں کو اب سلسلہ سے محبت ہوتی جاتی ہے۔ فالحمد للہ۔

جنازہ غائب میاں شبو خاں صاحب احمدی ساکن ملب گڈھ فوت ہو گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا مغفرت فرمائے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

کوٹ رادھا کشن تحصیل چونیاں سے ایک دوست لکھتے ہیں۔ کہ بندہ حسب توفیق تبلیغ کا کام کرتا رہتا ہے ایک دفعہ جب کہ میں تقریر کر رہا تھا۔ تو ایک بدطینت انسان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت برے الفاظ سے یاد کیا۔ لیکن خدائے غیور نے اسے ایسا پکڑا کہ اسے توبہ بھی نصیب نہ ہوئی اور وبائے مہلک کا شکار ہو گیا کاش مخالفین آپ کی صداقت کے اس قدر زندہ نشانات دیکھکر کچھ فائدہ اٹھاتے۔

میاں عبدالکریم صاحب ایجنٹ کارخانہ سلیپر بٹالہ۔ ایک مالی معاملہ کیوجہ سے مضطرب الحال ہیں احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ایسے ہی میاں احسان علی صاحب ساکن بھنڈ ضلع گوجرانوالہ اور برادر نور محمد صاحب اوورسیر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

رجوع بحق برادر مکرم جناب نور محمد صاحب متعلم سال دوم میڈیکل کالج لکھنؤ ایک معزز دوست مقیم قادیان کو اپنے (انگریزی) محبت نامہ مورخہ ۲۲ ستمبر میں لکھتے ہیں۔

تفرقہ جماعت کے وجوہ و اسباب پر غور کرنے سے میرے معتقدات متعلقہ نبوتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں انقلاب عظیم واقع ہوا ہے۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ قریباً تین سال تک ممالک متوسط اور صوبہ متحدہ میں رہنے کے سبب میں گویا جماعت سے منقطع ہی رہا۔ مجھے اس دوری و مہجوری میں کچھ خبر نہ تھی کہ دارالامان میں کیا ہو رہا ہے۔ اور جماعت کی حالت کیا ہے۔ کسی امر کا پتہ لگتا بھی تھا تو لاہور پارٹی کے لیڈروں کی نسبت میرا سابقہ حسن ظن مجھے انہی کی طرفداری و پیروی پر مجبور کرتا تھا۔ خواجہ صاحب کو بلاد غربیہ میں جو شہرت حاصل ہوئی اور مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مرزا صاحب اور علامہ نور الدین رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو وقار حاصل رہا اس نے مجھے اور بھی ان کی رفاقت و حمایت پر مائل کیا۔ لیکن جب میں نے صورت حال پر پھر غور کیا تو مجھے اپنی غلطی کا پتہ لگ گیا۔ کہ یہ تو ان کی اندھی تقلید ہے۔ اور اب میں نے دل میں ٹھان لی کہ بذات خود تحقیق کرنی چاہیئے۔ ہر چند میرے احباب نے ترغیب دی کہ انکی مزعومہ "روشن خیال" پارٹی کا ساتھ دوں اور اس امر کا اظہار بھی بے محل نہ ہو گا کہ انہی حضرات کی ترغیبات اصل میں میری دارالامان سے بے تعلقی کا بڑا موجب ہوئی تھیں مگر الحمد للہ کہ **حقیقۃ النبوۃ** کے مطالعہ نے مجھ پر مخالفین کی تمام غلط فہمیوں کی قلعی کھول دی۔ بس اب میرے لئے لازم ہو گیا کہ حضرت خلیفہ برحق سے معافی کا خواستگار ہوں امید ہے کہ حضور مجھے اپنے ناچیز مریدوں میں قبول فرمائینگے۔ والسلام

خوش خبری اخویم مکرم محمد۔ بی۔ ڈبلیو۔ لائی سیکرٹری انجمن احمدیہ کولمبو (سیلون) نے دربار خلافت میں اپنی انجمن کی مختصر رپورٹ ارسال کی ہے جس کا پورا ترجمہ ہم انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کرینگے۔

برادر موصوف نے ۱۷۔ اشخاص کی درخواست ہائے بیعت ارسال فرمائی ہیں اور لکھتے ہیں "اور بہت سے لوگ بیعت کے لئے تیار ہیں۔ بیعت کے انگریزی واردو فارم جلد بھیجے جائیں۔ انگریزی خوان لوگوں کا طبقہ سلسلہ عالیہ کے متعلق دلچسپی لے رہا ہے۔ آئے دن بیشمار استفسارات بغرض جواب آتے ہیں۔ برادر **قاضی عبداللہ صاحب** بی اے۔ حال کو ہمارے مہمان ہوئے آپنے وہ نصائح جو حضور نے انکو نوٹ کرا دی تھیں۔ ہم کو سنائیں بعض لوگوں کے سوالات کا جواب دیا۔ ۱۵ ستمبر کو مع الخیر روانہ انگلستان ہو گئے انکی صحت بفضلہ اچھی تھی۔ تمام احمدی احباب ہماری جماعت کے لئے دعا کریں۔

خلاصہ واقعات جنگ

اسیران حرب کے بیانات سے پایا جاتا ہے کہ جرمن سپاہی اب لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں۔ قسطنطنیہ میں بقول اخبارات ولایت آرمینیا کے یتیم کھلم کھلا بک رہے ہیں۔ یہ بردہ فروشی خود پولیس کرتی ہے اور صرف ترکوں کے ہاتھ بیچتی ہے ایک ایک بردہ ۶ شلنگ ۸ پنس سے ½ ۹ شلنگ تک بکتا ہے۔ اچھی لڑکیاں ذرا مہنگی بکتی ہیں۔ لنڈن کیبنٹ کونسل میں ۲۵ ستمبر کو سال آئندہ کے لئے بھرتی کرنیکے مسئلہ پر غور ہوا۔ اس جنگ میں بقول اخبار ٹمیس جرمنی وغیرہ حریف طاقتوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء

خدا تو نہیں تھکتا

مانا کہ تم نحیف الجثہ ہو۔ مانا کہ تم ضعیف القویٰ ہو۔ مانا کہ اوائل عمر سے ہی تمہاری جسمانی و دماغی طاقتیں ناموافق حالات اور ضرر رسان حادثات کی زد میں رہی ہیں۔ اور انکی اُٹھان ماری گئی۔ مگر چونکہ تم زندہ ہو۔ یقین رکھو کہ خدائے ذوالفضل العظیم نے تمہیں کسی غرض ہی کے لئے ابتک رکھا ہے۔ اور وہ غرض یہی ہو سکتی ہے کہ تم ارشاد باری تعالیٰ "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" کی تعمیل میں حصہ لو لیکن عبادت سے یہی مقصود نہیں کہ تم ہر وقت ظاہری نمازیں ہی پڑھا کرو۔ اور دیگر فرائض متعلقہ سے غافل ہو جاؤ نہیں بلکہ اوقات معینہ میں بصورت صلوٰۃ بھی اس کا حکم بجا لاؤ۔ اور دوسرے وقتوں میں اور اور کام بھی کرو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نماز میں جو سبق پنجوقتہ پڑھتے ہو وہ کسی حال کسی شغل میں فراموش نہ ہو تو پھر تمہارے سارے کام داخل عبادت ہی شمار ہونگے۔ انشاء اللہ۔

آج ایک غیور مؤمن۔ ایک سچے مسلم۔ ہاں ایک مخلص احمدی کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور اہم تر کام اور کونسا ہو گا کہ دنیا جو خدائے تعالیٰ کے مامور برحق (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے بے اعتنائی و بیگانہ خوئی اختیار کر کے ہلاکت کے گڑھے میں گری چلی جا رہی ہے اُسے جسطرح بھی بن پڑے ہوش میں لا کر ضرورت وقت سے خبردار کیا جاوے۔ یہ سچ ہے کہ دنیا کے اور بھی بہت سے دھندے تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور تم انکے بار سے دبکر تھک جاتے ہو۔ لیکن پیارے بھائیو! تمہارا خدا تو تھکنے والی ہستی نہیں ہے اسکی طاقتیں تو محدود نہیں ہیں اپنی کمزوری۔ لاچاری اور بے بسی کا اقرار کر کے سچی تڑپ کے ساتھ اُسی کے حضور جھکو بلکہ گر جاؤ کہ مولیٰ ہماری سکت اور ہمت جواب دے دیتی ہے۔ تم ہی طاقت عطا فرماؤ۔ کہ لازوال طاقتوں کے خزائن تمہارے قبضۂ اقتدار میں ہیں پھر انشاء اللہ ساری مشکلیں آسان ہو جائینگی۔ اور تم باوجود ضعیف و ناتوان ہونیکے وہ وہ خدمات انجام دے سکو گے جن سے بڑے بڑے ہیل تن طاقتور محض اپنی ہمت و قوت کا گھمنڈ رکھتے ہوئے ہرگز ہرگز عہدہ برآ نہیں ... ہو سکے۔ ہمیں اس کا بھی علم بلکہ یقین ہے کہ اندرونی اعدائے دین پھر کچھ غیر معمولی جوش و خروش کے ساتھ تمہاری تخریب کے درپے ہیں۔ مگر تم گھبراؤ نہیں ایسا ہونا ضروری ہے۔ خدائے تعالیٰ کے ملائکہ بھی اس وقت خاص ہی زور شور کے ساتھ سلسلہ حقہ کی تائید و نصرت پر کمربستہ ہیں۔ پس ... سر اُٹھانا امر لازمی ہے تاکہ الباطل کا سارا زور الحق کی مخالفت میں ختم ہو۔ یہ بھی سچ ہے کہ لوگ اکثر تو سنتے نہیں۔ اور جو سنتے ہیں وہ مانتے نہیں لیکن یاد رکھو منوانا تمہارا کام نہیں تمہارا فرض صرف تبلیغ اور اتمام حجت ہے تم اپنا کام کئے جاؤ۔ خدا کے کام خدا پر چھوڑ دو۔ ہم بار بار بڑے زور سے کہتے ہیں کہ اپنی طاقتوں پر ہرگز تکیہ نہ کرنا۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو انسان ایک چیونٹی کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جب کسی قسم کے موانع یا قویٰ کا ضعف و تکان تمہیں ہمت ہار کر بیٹھ رہنے پر مجبور کرنے لگے۔ تو سچ مچ اپنا کام چھوڑ دینے کا خیال بھی نہ کرنا تم کیا چیز ہو اور تمہاری محدود قوت کیا کر سکتی ہے؟ ساری طاقتیں تو رزاق ذوالقوۃ المتین سے آتی ہیں وہ ہمارا پیارا سچا سہارا تو دینے سے کبھی نہیں تھکتا۔ تم اسی کے بے تھاہ خزانہ سے طاقت مانگے جاؤ لئے جاؤ۔ اور اپنا کام کئے جاؤ خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ تمہاری عمر صحت۔ علم۔ ایمان تقویٰ و طہارت۔ صدق و اخلاص اور عزم و استقلال میں برکت دے۔ اور پیارے امام اولوالعزم ایدہ اللہ کے زیر تربیت توفیق بخشے کہ اسلام کا نورانی چہرہ تمام دنیا کو دکھلا دو ... ہو تمہاری مہربان گورنمنٹ کی وسیع قلمرو میں آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ پس تم بھی اس کے سایۂ امن و عافیت میں جسمانی آفتاب کے ساتھ ساتھ روحانی سراج وہاج کے انوار کو اس سرے سے اس سرے تک پھیلا دو کہ یہی آج ایک غیور و مخلص احمدی کی زندگی کا مقصد اعظم ہو سکتا ہے۔ ایسی ...

... [illegible] احمدیت کا

احمدی بھائی توجہ سے پڑھیں

الحمد للہ کہ سلسلہ احمدیہ کا آرگن اخبار الفضل ہی الفضل خدا ایک ایسا پرچہ ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا فوٹو و وہ [illegible] قادیان متعلق ضروری تحریریں ارشادات و خطبات جمعہ باقاعدہ اور بالترتیب شائع ہوتے ہیں نیز دارالامان کے حالات احباب بیرونجات کے متعلق مفید و دلچسپ اطلاعات (اخبار احمدیہ) سلسلہ متعلق ضروری تجاویز انگلینڈ فرانس پارتیس و مختلف اطلاع ہندستان کی تبلیغی رپورٹیں اور نیز بزرگان دین کے قیمتی مضامین علمی قومی اور دینی ہفتہ میں تین بار ہدیہ ناظرین ہوتے ہیں جن سے آگاہی حاصل کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے چونکہ اخبار کے اجراء کا مقصد یہی ہے کہ تمام دنیا کے احمدی احباب کا ایک دوسرے سے تعارف کرائے حضرت کے ارشادات جلد سے جلد ان تک پہنچائے اور سلسلہ کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائے اور زمین نرم و گرم بیدار کی کی [illegible] اس اخبار کا خریدار بننا چاہیے باوجود ان خوبیوں کے ... تازہ روح پھونکنے اسلئے ہر ایک احمدی کو اسکا خریدار بننا چاہیے تاکہ [illegible] آسانی سے ... اخبار کا چندہ نئے سال آنے سے ششماہی اور سہ ماہی قیمت بھی قبول کی جاتی ہے ... خریدنے اور سہولت و خریداری کے خیال سے سالانہ و ششماہی ... جو احباب ابھی تک اس کے خریدار نہیں ہیں وہ ضرور خریدار بن جائیں ... سچے احباب اور پُرجوش مخلص احباب جو پہلے ہی سے خریدار ہیں وہ دوسروں کو خریدار بنانے میں ساعی ہوں کہ عند اللہ ماجور ہوں نمونہ کا پرچہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

(منیجر)

پیغام پارٹی جہلم کا بحث سے فرار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند دنوں سے ایک شکست خوردہ پیغامی میاں قمرالدین چتینہ فروش جو گجرات میں ہمارے احباب سے منہ کی کھا کر آیا تھا یہاں آکر شور کرنے لگا کہ میرے ساتھ مبائعین میں سے کوئی حضرت کی نبوت کے بارہ میں بحث کرے۔ گو یہ شخص چند ماہ ہوئے کہ مستری الدین صاحب کے مکان پر میاں احمد گھڑی ساز سے نبوۃ کے مسئلہ پر بحث کرکے بہت احباب کے روبرو ندامت اٹھا چکا تھا ہمارا منشاء نہ تھا کہ ہم انکی طرف توجہ کریں لیکن بعض غیر مبائعین کے کہنے پر کہ ہم احقاق حق کرنا چاہتے ہیں منظور کر لیا یہاں تک تو صرف زبانی گفتگو تھی جب میاں قمرالدین کو پتہ لگا کہ بحث کے لئے ہم تیار ہو گئے ہیں تو شائد پرانی ندامت یاد کرکے کہ کہیں اب بھی نہ اٹھانی پڑے اس نے اسی دن میاں مرہم عیسے کو لاہور تار دیا کہ فوراً کمک لیکر پہنچو۔ خیر اسی رات میاں مرہم عیسے آگئے اور قمرالدین کی جان میں جان آگئی کہ اب پردہ ڈھک جائے گا۔ دوسرے دن ہمارے پاس چٹھی آئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں آنحضرتؐ کے بعد امامت اور خلافت اور ولایت کا قائل ہوں اور حضرت اقدس نے لکھدیا ہے کہ رسول کریمؐ کے بعد وحی رسالت بند ہے آپ بھی اپنے عقائد تحریر کریں تاکہ بحث شروع ہو جس کا جواب ہم نے اسی وقت تحریر کرکے انکے سیکرٹری بابو امام الدین کے نام بھیج دیا کہ یہ صاحب خود بطور مباحث غیر مبائعین کی جماعت کی طرف سے پیش ہوں تب درخواست مباحثہ منظور ہو سکتی ہے اسکے بعد غیر مبائعین کی چٹھی آئی اور اس میں غیر مبائعین کی طرف سے میاں مرہم عیسے مباحث تجویز ہوئے اس کا جواب اسی وقت لکھ کر دیا گیا کہ مرہم عیسے کی زبان اپنے قابو میں نہیں ہے کیونکہ جب یہ پچھلے سال یہاں آئے تھے تو انکی بحث خلافت کے مسئلہ پر میاں احمد سے ہوئی تھی اور یہ اچانک ہی گندی گالیاں دینے لگے تھے اگر ہم نے بطور اتمام حجت ان کا ہی کہنا مان لیا۔ اور یہی ان کے مباحث مقرر ہوئے ہیں تو ہم انکے بھائی میاں ابو سعید (سعدی) کو بلوا لیویں گے کیونکہ وہ انکی نبض کے خوب واقف ہیں مگر ان کے آنے میں کچھ دن لگینگے۔ ہاں اگر میاں قمرالدین کو آپ نے پیش کرنا ہے تو بہت جلدی جواب دیویں۔ ہم انکے بالمقابل میاں احمد گھڑی ساز کو پیش کرتے ہیں اور فریقین کو بحث کے وقت کسی سے مدد لینے کی اجازت نہ ہوگی۔ اسکے جواب میں انکی چٹھی آئی کہ ہم میاں قمرالدین کو اپنی طرف سے مباحث پیش کرتے ہیں اور آپ اپنے مباحث کے عقائد سے مطلع فرماویں اسکے جواب میں ہم نے میاں احمد گھڑی ساز کے عقائد اسی کی قلم سے لکھوا کر بھیجدیئے:۔

اور وہ یہ ہیں

میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا نبی یقین کرتا ہوں۔ ہاں براہ راست اور صاحب شریعت نبی نہیں مانتا۔ رسول کریمؐ کا تبع نبی مانتا ہوں۔ مگر پہلے نبیوں کی نبوت اور حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کو بلحاظ نفس نبوت یکساں جانتا ہوں صرف حصول نبوت کا فرق ہے جو نفس نبوت میں خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ اور یہی حضرت اقدس کا مذہب ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔ میں نبی اور رسول ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت لانے کے (ایک غلطی کا ازالہ)

والسلام خاکسار احمد گھڑی ساز جہلم

اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ شیخ قمرالدین بحث کے لئے تیار ہیں۔ صبح ۲۰ ستمبر ۱۵ء کو قصابان والی مسجد میں آپ آجائیں اور بحث صرف حضرت صاحب کی کتابوں پر ہوگی ہم نے اس طریق بحث کو غلط سمجھ کر اسکے جواب میں جو طریق بحث لکھ کر روانہ کردیا وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) بحث قرآن مجید سے شروع ہوگی اور اس مسئلہ پر ہوگی کہ قرآن مجید میں اور لغت عرب میں نبی کے کیا معنے ہیں اور ان معنوں کی رو سے حضرت اقدس نبی ہو سکتے ہیں یا نہیں +

(۲) شرائط نبوت پر بحث ہوگی کہ قرآن مجید نے نبی کے کیا شرائط پیش کئے ہیں اور وہ شرائط حضرت مسیح موعودؑ میں کامل طور پر پائے جاتے ہیں یا نہیں +

(۳) علامات نبوت پر بحث ہوگی کہ جب نبی دنیا میں مبعوث ہو تو اس وقت قرآن مجید نے کن علامات کا ظاہر ہونا بیان کیا ہے اور وہ علامات اس وقت ظاہر ہو چکی ہیں یا نہیں اور بموجب ان علامات کے کسی نبی کا مبعوث ہونا ضروری ہے یا نہیں +

(۴) اس پر بحث ہوگی کہ جو کلام الٰہی حضرت مسیح موعود پر نازل ہوا۔ اس میں آپ کو نبی اور رسول کہا گیا ہے یا نہیں اگر کہا گیا ہے تو کیا جزئی اور ناقص یا اسی طرح جس طرح انبیائے سابقین کو +

(۵) حضرت اقدس کی کتابوں پر بحث ہوگی کہ حضرت اقدسؑ نے جو دعوی نبوت کیا ہے کس طرح کا کیا ہے اور قرآن مجید کی کن کن آیات سے استدلال فرمایا ہے اور وہ آیتیں کن نبیوں کا ذکر کرتی ہیں آیا جزئی کا یا کامل انبیاء کا اور اسی پر بحث ختم ہو جائے گی۔ اس طریق بحث کو منظور فرما کر صبح ۲۱ ستمبر ۱۵ء کو مسجد احمدیہ تبے محلہ میں بمعہ اپنے رفقاء کے تشریف لاویں اور بحث شروع کردیں۔ یہ چٹھی جب بابو امام الدین صاحب کی معرفت میاں قمرالدین کو ملی تو اسکو پڑھ کر قمرالدین بہت جوش میں آیا کہ ابھی اس کا جواب دندان شکن دونگا لیکن ایسا منہ کے بل گرا کہ اپنے ہی سب دانت ٹوٹ گئے اور مرہم عیسے جو لاہور سے اس کے لئے آیا تھا۔ اس کا پھاہا بھی کارگر نہ ہو سکا اور دن کے ۱۲ بجے تک کوئی جواب نہ آیا۔ آخر لاچار ہو کر ہمارے بھائی سلطان محمد بہ طلب جواب میاں قمرالدین صاحب کے مکان پر گئے کہ اس چٹھی کا جواب جلدی دو کیونکہ صبح چھ بجے بحث شروع ہونی ہے اس کا جواب کون دیتا کیونکہ قرآن مجید پر بحث کرنے سے تو حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت ثابت ہوتی تھی اور یہ موت کا پیالہ ان کے لئے پینا مشکل تھا۔ اور ان کا کذب ظاہر ہوتا تھا۔ اس لئے کہہ دیا کہ ہم اس کا جواب نہیں دیتے کیونکہ وقت گذر گیا ہے۔ افسوس ایسے مباحث پر کہ جب حق کھلنے پر آوے تو میدان سے ...... بھاگ نکلے اصل بات یہ تھی کہ میاں مرہم عیسے کو بلایا جاتا تھا۔ تو اس بزدل کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ چوٹیں تو سخت لگینگی۔ لیکن مرہم کا پھاہا کون لگائے گا۔ لیکن اسے بیچارے کو یہ معلوم نہیں کہ ان زخموں پر مرہم عیسیٰ کی پٹی کام ہی نہیں دے سکتی اگر یہ پیغامی کسی قسم کی کذب بیانی کرے تو ہمارے پاس وہ سلسلہ خط و کتابت موجود ہے جو بحث کے متعلق ہوئی +

(۶) اگر جہلم کی پیغامی پارٹی اب بھی بحث کرنا چاہے تو ہم بفضلہ بالکل بحث کرنے کو تیار ہیں + الٰہی بخش اتالیق یورپین

سیکرٹری انجمن احمدیہ جہلم مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی سے بحث

الفضل کے کسی پچھلے پرچے میں ایک چٹھی چھپی تھی جسمیں لکھا تھا کہ میر سیالکوٹی نے بحث کے لئے لکھا ہے ابھی ہم نے جواب نہیں دیا اسکے بعد کے حالات کا احباب کو انتظار ہوگا سو میں مختصراً لکھتا ہوں۔ کہ اسکے جواب پر وہ شرائط لکھکر بھیجے گئے جو الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ میر موصوف نے پہلے لیت ولعل کی اور صداقت مسیح کے متعلق بحث کرنے پر آمادگی ظاہر کی مگر جب اچھی طرح دبایا گیا تو اس کے جواب میں یہ حیلہ کیا کہ میں تو اکیلا ہی آؤنگا۔ پس آپ ہی اجازت لیں اور امن کے ذمہ دار ہوں اور نیز احمدی مناظروں کی طرف سے پانسو روپے ضمانت دیجائے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ وفات مسیح کی بحث کے بعد بھاگ نہ جائیں ادھر سے جواب لکھا گیا بہت اچھا۔ آپ اکیلے آئیں۔ ہم تو دہی سرکار سے اجازت لینگے اور خود ہی حاضرین جلسہ کے لئے ٹکٹوں کا بندوبست کریں گے ضمانت بھی ہم داخل کرینگے مگر آپ بھی ضمانت دیں کیونکہ ہمیں بھی اندیشہ ہے کہ آپ حیات مسیح کا پرچہ دے کر جواب سننے کے وقت یا دوسرے روز وفات مسیح کی بحث میں بھاگ نہ جائیں۔

اسپر میر ابراہیم نے ضمانت دینے سے انکار کیا اور امن وغیرہ دیگر شرائط کے متعلق لکھا کہ پھر لکھوں گا حالانکہ اس سے پہلے سب کچھ تسلیم کر چکا تھا۔ اور ایسا کیوں نہ کرتا۔ جب کہ میر سیالکوٹی اُسی ثناء اللہ امرتسری کا دوست ہے جو سرانواں (فیروزپور) میں سب شرائط طے ہو جانے کے بعد ٹھیک اُسوقت جبکہ فریقین مباحثہ کے لئے بیٹھ گئے صرف ایک پریزیڈنٹ کے آنے کا انتظار تھا۔ اس بہانے سے فرار کر گیا۔ کہ **سوال** جو صداقت مسیح موعود کے متعلق ہوگا وہ میں نہیں کروں گا جو پہلے خود اہی مخالفین کیطرف سے قرار پا چکا تھا اور تمام بحث کی بُنیاد تھا (یعنی اسی سوال کے حل پر اس مباحثہ کا سامان ہُوا تھا) بلکہ وہ سوال کروں گا جو میرا جی چاہے۔ اس سے پہلے آخری تقریر کا وقت جو احمدی مناظر کیطرف سے ہونیوالی تھی ایک گھنٹہ سے یا گھنٹہ پھر دس منٹ تک کرنے پر اصرار کیا تھا جو احمدیوں نے بہ نظر اتمام حجت مان لیا جب یقین ہو گیا کہ یہ پیالہ نہیں ٹلیگا تو پھر مذکورہ بالا عذر بار پیش کیا۔ اور یوں شیر اسلام کے زبردست پنجے سے اپنی جان چھڑائی۔ اسی طرح بیچارا میر ابراہیم سیالکوٹی پہلے تو دعویٰ کر بیٹھا۔ مگر جب دیکھا کہ خدام فضل عمر میری حقیقت آشکارا کر دینگے تو طرح طرح کے بہانے بنانے لگا۔ ہمارے دوستوں کو پانچ روز ٹھہرنے کی اجازت تھی اس لئے وہ تو واپس چلے آئے اور مزید خط وکتابت سیالکوٹ کے احباب کے سپرد کر آئے ؛

(اکمل)

سیرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو عظیم الشان قومی اور دینی ضرورت سالہا سال سے محسوس ہو رہی تھی اسکی تکمیل کا وقت آگیا حضرت **خلیفہ ثانی** ایدہ اللہ کا عہد سعادت بہت بڑی ترقیوں اور کامیابیوں کا عہد ہے جسکی واقعات شہادت دے رہے ہیں۔ اور دینگے۔ گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت خلیفہ ثانی نے اپنی تقریر خلافت میں سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت کا بھی اظہار فرمایا تھا بلکہ اس سے بہت پہلے حضرت خلیفہ ثانی سے ایسے وقت جبکہ آپ ابھی خلیفہ نہیں ہوئے تھے اس کام کے لئے ایک عہد کیا تھا خدا تعالےٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں انکے عہد سعادت میں اس عہد کے پورا کرنے کی سعادت حاصل کروں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ ایک اہم اور ضروری کام ہے اور وہ ہزاروں صفحات کا مجموعہ ہوگی اتنی بڑی ضخیم کتابوں کی اشاعت کا عام اصول یہ ہے کہ وہ مختلف اجزا میں شائع ہوتی رہیں پینے بھی اس سیرۃ کی اشاعت کا یہی طریق پسند کیا ہے ؛

ہر ایک حصہ کم از کم **سو صفحہ ۲۲×۲۹** پر ہوگا اور پہلا حصہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء تک انشاء اللہ العزیز چھپکر شائع ہو جائے گا۔ یہ کتاب دو قسم کے کاغذ پر شائع ہوگی **اعلیٰ** اور معمولی۔ اعلیٰ درجہ کی کتاب مجلد ہوگی۔ مجلد کی قیمت **عہ** ر اور غیر مجلد کی **۱۲** ار ہوگی۔ یہ واقعات بتائینگے کہ احمدی قوم اپنے سید ومولیٰ وآقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی کی اشاعت کے لئے کس قدر جوش رکھتی ہے اپنی درخواست میں مجلد یا بے جلد کی صراحت کرو۔ تمام درخواستیں خاکسار کے نام آنی چاہئیں۔ جن احباب سے مجھے خصوصیت سے تعلق ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ سلسلہ کے وہ فدائی ہیں انکے نام کتاب شائع ہوتے ہی بذریعہ وی پی بھیجدی جا ئیگی تاہم درخواستوں کو مقدم کیا جائے گا۔ کتاب مطبع میں جارہی ہے اور ۳۰ ستمبر تک اسکی اشاعت کا بحمد للہ یقین ہے۔ والامر عنداللہ

یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم ومرتب سیرۃ مسیح موعود قادیان

سیدنا نورالدینؓ کی طبی یادگار

جماعت احمدیہ کا شاید ہی کوئی فرد ایسا ہوگا جسپر مولانا رضی اللہ عنہ کا طبی احسان نہو۔ میری مدت سے آرزو ہے کہ آپ کے طبی فیض کو جاری رکھا جائے جیسا کہ وہ بذریعہ آپ کے بہت سے ارشد تلامذہ مثل مفتی فضل الرحمن صاحب وغیرہ ایک صورت میں جاری بھی ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ خالص حضرت مولانا کے نام پر ایک شفاخانہ ہو۔ اور اس میں اسی طریق پر مریضوں کا علاج کیا جائے جسپر کہ مولانا مرحوم فرماتے تھے یعنی ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری طب کا مجموعہ اسکے لئے بہت بڑی سکیم بن سکتی ہے مگر فی الحال اتنی ہمت تو کرنی چاہیئے۔ کہ کم از کم **دو سو** احباب ایک ایک روپیہ چندہ دیں۔ اور اس سرمایہ سے مولوی غلام محمد صاحب جا دم خاص جو نہایت صالح اور بے نفس انسان ہیں اور جو مولانا مرحوم کی طبی ڈاک کا جواب دیتے اور زیر علاج مریضوں کے لئے نسخہ نویسی کرتے تھے اور جنکی حضور نے خاص طور پر تربیت فرمائی شفاخانہ نوریہ کو چلائیں اور بیرونجات کے احباب بھی فائدہ اُٹھائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے فیض یافتہ احباب اس تجویز کی طرف توجہ فرمائینگے۔ مولوی غلام محمد صاحب بھی اپنے مقدور کے مطابق یہ کام کرتے ہیں مگر اس فیض کو وسیع کرنا چاہیئے اور اس کے لئے سرمائے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی مخفی نہ رہے کہ مجھے اس بارے میں مولوی صاحب موصوف نے کسی قسم کی تحریک نہیں کی نہ میں نے ان سے ذکر کیا

(اکمل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

مولوی محمد علی صاحب کے کئے ہوئے ترجمہ قرآن سے متعلق

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۵ء

(خود حضرت ممدوح کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوا)

حضور نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر فرمایا:-

اجتماع جمعہ کا فائدہ

خطبہ جمعہ بہت سی قومی ضروریات کی طرف جماعت کو متوجہ کرنیکے لئے ایک مفید اور بابرکت موقع ہوتا ہے۔ لوگوں کو جمع کرکے کچھ سنانے میں بڑی بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ کہیں سکرٹری درخواست کرتے ہیں کہ ہم کو ایک ضروری بات پیش کرنی ہے۔ سب لوگ اکٹھے ہو جائیں۔ کہیں سکرٹری لوگوں کے گھروں پر بلانے کے لئے جاتے ہیں کہ پچھلے اجلاس میں بہت سے ممبر نہیں آئے تھے اسلئے کورم پورا نہ ہوسکا۔ چونکہ ایک بہت ضروری بات ہے اسلئے اب کے آپ ضرور آئیں۔ اسطرح کرنے سے بھی کوئی آتا ہے اور کوئی نہیں آتا۔ لہٰذا ممبروں کو اکٹھا کرنے کی پھر کوشش کی جاتی ہے۔ اور اسطرح مہینوں کے انتظار اور بہت سی منتوں اور منتوں سے کہیں جا کر لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور بات سنائی جاتی ہے لیکن پھر مجلس میں وہ شور مچتا ہے کہ الاماں! ایک ادھر سے بولتا ہے ایک ادھر سے پوچھتا ہے۔ چاروں طرف سے آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں اور ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ اگر میری بات نہ سنی گئی تو اندھیر ہی آجائے گا۔ سب کا یہی خیال ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہے جو لوگوں کے لئے مفید اور نفع رساں ہوسکتی ہے تو وہ میری ہی بات ہے۔ چونکہ ہر شخص اپنی رائے کی بڑی عزت اور قدر کرتا ہے اس لئے اس کا دل اسے ملامت کرتا ہے کہ مجلس میں چپ نہ بیٹھنا۔ اگر چپ رہا تو لوگ اس بات سے فائدہ نہیں اٹھا سکینگے جو تمہارے دل میں ہے اسلئے تم خدا کے حضور گنہگار ٹھہروگے اور اخلاقی رنگ میں بھی مجرم ہوگے تو چونکہ ہر ایک کا یہی خیال ہوتا ہے اسلئے سارے کے سارے شور مچاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی کی بھی نہیں سنی جاتی۔ اور یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ اگلی میٹنگ میں یہی بات پھر پیش ہو۔ تمام انجمنوں اور کمیٹیوں میں اسی طرح ہوتا ہے۔ حتےٰ کہ تمام حکومتوں کی پارلیمنٹوں کا بھی عموماً یہی حال ہے کہ لوگ چیختے چلاتے اور شور مچاتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ وزراء کو تنگ آکر بحث کا وقت مقرر کرنا پڑتا ہے۔ اور ایک مقررہ وقت کے بعد لوگوں کے شور کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ووٹ لے لیا جاتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے جب وزراء اٹھ کر کوئی بات سناتے ہیں تو شور پڑ جاتا ہے کوئی کہتا ہے بیٹھ جاؤ۔ غرض دنیا کی انجمنوں اور کمیٹیوں کا برا حال ہوتا ہے اول تو ان میں کوئی بات سنانے کا موقع ہی کم ملتا ہے اور اگر ملے تو اتنے سنانے والے ہوتے ہیں کہ سننے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی سنانے والا کھڑا بھی ہو جائے۔ تو اس پر راؤں اور اعتراضوں کی وہ بوچھاڑ ہوتی ہے کہ بیچارا آدھی تقریر بھی نہیں کرسکتا۔

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک ایسی نماز رکھ دی ہے جسمیں شہر اور اس کے ارد گرد کے لوگوں کا شامل ہونا فرض ہے۔ اس کے لئے کوئی ضرورت نہیں کہ سکرٹری لوگوں کے آگے لجاجت اور منت سماجت کریں۔ اجنڈے نکلیں اور کلرک قلمیں گھسائیں اور پھر بھی مجلس ملتوی ہو جایا کرے بس ایک آدمی خواہ مسافر ہی ہو جب پکار کر کہتا ہے حی علے الصلوٰۃ۔ تو چاروں طرف سے جن لوگوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی ہے بھاگتے چلے آتے اور ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر سب اکٹھے ہو کر اس انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ کچھ سنیں۔ ایک آدمی آتا ہے اور سنانا شروع کر دیتا ہے۔ اب یہ کمیٹی شروع ہوئی دوسری کمیٹیوں میں یہ طریق ہوتا ہے کہ ایک آدمی سنانا شروع کر دیتا ہے۔ اور دوسرے شور مچاتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کمیٹی میں وہی لوگ جو دوسری کمیٹیوں میں شور مچاتے تھے۔ انمیں سے کوئی بھی نہیں بول سکتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ شریعت کا حکم ہے۔ کہ خطبہ میں بولنا نہیں چاہیئے۔ دنیا میں سلطنتوں کے وزیر جو لاکھوں کروڑوں انسانوں کی ہمدردی اپنے ساتھ رکھتے ہیں جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ایسی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں کہ ٹھہرو ٹھہرو۔ سنو سنو۔ تم غلطی کرتے ہو وغیرہ وغیرہ لیکن اگر ایک بے علم اور بے کس خطیب بھی ہو تو بھی اس کے سامنے ایک عالم فاضل چپ سنتا رہیگا۔ کیوں؟ اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اور خطبہ میں کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا ہے کہ جو کچھ یہ کہیں انکی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ اس لئے یہ خدا ہی کا حکم ہے۔ غرض یہ ایک بڑی لطیف مجلس ہے اس سے بہتر اور عمدہ اور کونسی مجلس ہو سکتی ہے۔ تمام وہ ضروریات قومی جن کا لوگوں کے کانوں تک پہنچانا اور جنمیں جماعت کی مدد اور مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے اس میں بتائی جا سکتی ہیں۔ اس کے لئے نہ اجنڈا تیار کرنا پڑتا ہے نہ ٹکٹ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے نہ کلرک ملازم رکھنے پڑتے ہیں ایک وقت مقررہ پر سب لوگ خود بخود اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں وہ بات پہنچا دی جاتی ہے۔ اور پھر اس مجلس میں جو بات شروع ہوتی ہے کسی کی مجال نہیں کہ ایک لفظ بھی زبان سے نکال سکے۔ دوسری مجلسوں میں ایک اور بات بھی ہوا کرتی ہے وہ یہ کہ اگر کوئی ایک کھڑا ہو جائے تو پندرہ بیس بولنے لگ جاتے ہیں کہ بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ۔ پھر جب انکی آوازیں نکلتی ہیں تو پچاس ساٹھ انہیں چپ کرانے کے لئے بول پڑتے ہیں۔ اسطرح سارے ہی بولنے لگ جاتے ہیں۔ اور ایک شور قیامت برپا ہو جاتا ہے لیکن اس مجلس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بولے بھی تو اسے چپ کرانے کے لئے بولو نہیں بلکہ اشارہ سے منع کردو یعنی اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو بھی کوئی اس بات کا مجاز نہیں کہ اپنی زبان سے لفظ نکالے تاکہ اس طرح شور پیدا نہ ہو تو یہ کیسی با امن مجلس ہو۔ اور پھر اس مجلس کی یہ خوبی ہے کہ ناغوں کے ساتھ نہیں ہوتی بلکہ بلاناغہ ہوتی ہے۔ اور ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ اور سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس میں شامل ہوں۔ غرض جمعہ کا خطبہ

ایک بہترین موقعہ ہے۔ جماعت کو اس کی ضروریات سے مطلع کرنے اور اہم اور قابل مشورہ امور سے آگاہ کرنے کا ۔

اسلام کا احسان

مسلمانوں پر یہ اسلام کا بہت بڑا احسان ہے۔ اور کونسے احسان کم ہیں مگر جماعت بندی اور جماعت کے کاموں کو احسن طور پر چلانے کے لئے یہ بہت بڑا احسان ہے۔ دنیا کے اور کسی مذہب نے جماعت کو جماعت بنانے کے لئے اور قومی کاموں کو اس خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے ایسی کوئی تجویز نہیں کی۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے یہ ایک ایسا طریق بتایا ہے کہ اگر مسلمان اس پر چلیں تو ان کی تمام ضروریات حل ہو سکتی ہیں۔ غرض جمعہ کا خطبہ بہت سی ضروریات کو حل کرنے کے لئے مفید اور بابرکت اجتماع ہے جس میں بغیر کسی قسم کے جھگڑے اور فساد کے قوم کے سامنے ضروریات پیش کر دی جاتی ہیں ۔

ایک ضروری مسئلہ

چونکہ آج کل ایک ضروری سوال درپیش ہے جس کے متعلق جماعت کی رائے دریافت کرنا ضروری ہے اسلئے میں اسی اجتماع سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔ گو پہلے بھی ایک دفعہ یہ سوال پیش ہو چکا ہے مگر چونکہ اس وقت اس کا موقع نہیں تھا اسلئے فیصلہ نہ کیا گیا۔ اب میں دوبارہ اس کو یہاں کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور اخباروں والے اخباروں کے ذریعہ باہر کے لوگوں تک پہنچا دیں تاکہ سب لوگ اس پر غور کر کے مجھے جواب دیں ۔

امید ہے آپ سب واقف ہونگے کہ ایک بڑی رقم پر مولوی محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کا ملازم رہ کر ترجمۃ القرآن کا کام کیا ہے اور انکی وہ چٹھیاں اور کاغذات جن میں وہ لکھتے رہے ہیں کہ ترجمۃ القرآن کے لئے مجھے فراغت چاہیئے۔ الگ مکان چاہیئے۔ پہاڑ پر جانے کی ضرورت ہے۔ ٹائپ رائیٹر درکار ہے۔ مددگار مولوی کی ضرورت ہے۔ ٹائیپسٹ چاہیئے وغیرہا اس وقت تک موجود ہیں پھر مولوی محمد علی صاحب کی یہ تحریر بھی موجود ہے کہ مولوی شیر علی صاحب کو ایڈیٹر بنا دیا جائے۔ اور مجھے ترجمۃ القرآن کے لئے خاص طور پر فارغ کر دیا جائے ۔

پانچ چھ سال میں قریباً اڑھائی تین ہزار سالانہ خرچ کے حساب سے پندرہ ہزار روپیہ اس کام پر خرچ ہوا ہے اور اسکے علاوہ اس کے متعلق دیگر اشیاء پر جو روپیہ خرچ ہوا ہے وہ بھی دو تین ہزار کے قریب ہوگا۔ یعنی مددگار مولویوں اور کلرکوں اور کتابوں وغیرہ کا خرچ ملا کر کوئی پانچ ہزار کے قریب بنتا ہے۔ کل بیس ہزار اندازاً سمجھ لو۔ یہ روپیہ جو ایک خاص کام کے لئے مولوی محمد علی صاحب پر خرچ ہوا ہے انہوں نے جو کام کیا تھا وہ تمام کا تمام ساتھ لے گئے ہیں یہ بات آپ سب لوگ جانتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے کہ اس کو وہ اپنی ملکیت قرار دے رہے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ ان کا دماغ خرچ ہوا ہے۔ پھر اور کیوں؟ اسلئے کہ انہیں ایک ایسا قانون مل گیا ہے کہ وہ اسکی رُو سے اس پر قبضہ کر سکتے ہیں جس طرح آج تک بہت سے مسلمان کہلانے والوں کو یہ قانون ملا ہوا ہے کہ بیٹیوں اور بہنوں کو وراثت سے حصہ نہیں مل سکتا۔ اس لئے وہ نہیں دیتے بیشک قرآن شریف میں آیا ہے کہ ان کو حصہ دو اور ضرور دو۔ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی ہے کہ انکو حصہ دو۔ اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ انسانی عقل اور اخلاق حسنہ مجبور کرتے ہیں کہ بیٹیوں اور بہنوں کو حصہ دیا جائے مگر باوجود اس کے مسلمانوں کو قانون جو مل گیا ہے کہ اگر نہ دیا جائے تو حرج نہیں۔ اس لئے یہ کیا کریں اسی طرح مولوی محمد علی صاحب کو کسی وکیل نے قانون بتایا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم نے بیس ہزار روپیہ انجمن کا کھایا ہے لیکن پھر بھی تم انجمن کا ترجمہ ہضم کر سکتے ہو اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم ترجمہ نہیں دیتے۔ اب سوال یہ ہے کہ انکو تو کوئی قانون ملا ہے۔ اور ہمارے بھی خدا کے فضل سے قانون دان ہیں وہ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب بڑی آسانی سے پکڑے جا سکتے ہیں یہ تو قانون دان دیکھیں گے یا گورنمنٹ فیصلہ کریگی کہ ان کا چودھری زیادہ قانون دان ہے یا ہمارا لیکن پہلا سوال یہ ہے کہ ہمیں کوئی قانونی کارروائی کرنی بھی چاہیئے یا نہیں۔ پیچھے تو یہ معاملہ اس لئے رہ گیا تھا کہ کسی اور طریق سے فیصلہ کر لیا جائے پھر یہ بھی خیال تھا کہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ابھی ترجمہ کا کام کر رہا ہوں۔ شاید کچھ عرصہ کے بعد مان جائیں لیکن اب مسلم انڈیا میں اشتہار چھپا ہے کہ جلدی قرآن کا ترجمہ شائع کیا جائے گا۔ اسلئے اب اس بات کا جلدی فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آیا وہ بیس ہزار روپیہ جو اس کام پر خرچ ہوا ہے۔ اور مولوی صاحب اسی کے لئے ملازم رکھے گئے تھے۔ اس کا کیا کیا جائے؟ یہ تو ہے نہیں کہ انہوں نے ٹھیکہ پر کام کیا ہے۔ اسلئے اب کہدیں کہ اپنا روپیہ لے لو ہم کام نہیں دیتے۔ انہیں تو ملازم رکھا گیا تھا اور ملازم کی اور حیثیت ہوتی ہے۔ ٹھیکہ دار کی اور۔ مثلاً ایک آدمی کو روپیہ دیا جائے کہ فلاں چیز بناؤ۔ گو اسکی ایمانداری اسی میں ہے کہ بنا دے۔ لیکن وہ ایسا بھی کر سکتا ہے کہ چیز بنا کر کسی اور کو دیدے اور روپیہ واپس کر دے۔ شریعت کے تو یہ خلاف ہے لیکن وہ بہانہ وغیرہ کر سکتا ہے مگر ایک ملازم جو ہر صبح و شام اسی روپیہ سے کھانا حلق سے اتارتا ہے جو اُسے تنخواہ میں دیا جاتا ہے وہی کپڑا پہنتا ہے جو تنخواہ کے ذریعہ حاصل کرتا ہے وہ کوئی بہانہ نہیں بنا سکتا کہ جو کام میں کر رہا ہوں وہ میرا اپنا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ان سے یہ ترجمہ لیں یا نہ لیں۔ لینے کے لئے تو ہم بظاہر اس لئے مجبور ہیں کہ اس پر سلسلہ کا روپیہ خرچ ہوا ہے اگر ترک کیا جائے تو یہ سلسلہ کی خیانت نہ ہو لیکن ایک اور پہلو بھی ہے وہ یہ کہ اسلام کی تاریخ سے بہت سے ایسے واقعات معلوم ہوتے ہیں کہ بعض لوگوں نے خیانتیں کیں۔ فساد اور شرارت پھیلائی۔ عداوت اور بغض میں بڑھ گئے مگر انبیاء کے سلسلہ نے یہی اختیار کیا ہے کہ چشم پوشی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا ہے۔ ان سے جہاں تک ہو سکا۔ خیانت کو وصول کرنے اور شر و فساد کے دور کرنے کی کوشش کی ہے لیکن سزا دہی کے لئے خدا تعالےٰ پر ہی نظر رکھی ہے۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ اسی عمل کی اتباع کریں پس اس سوال کا جواب کہ مولوی صاحب کی اس کارروائی کے متعلق کیا کیا جائے۔ ایک تو یہ ہے کہ عدالت تک معاملہ پہنچایا جائے۔ دوسرا یہ کہ خدا کے سپرد کیا جائے۔ ان دونوں پہلوؤں کے متعلق جماعت کو چاہیئے کہ غور کرے اور مجھے مشورہ دے کہ آیا خاموشی اختیار کی جائے یا عدالت میں یہ معاملہ لے جایا جائے۔ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ حرام چیز کسی کو ہضم نہیں ہوا کرتی۔ اور کسی نہ کسی رستہ سے ضرور باہر آجاتی ہے۔ چونکہ انہوں نے خیانت سے کام لیا ہے اس لئے وہ فائدہ تو کبھی نہیں اٹھا سکتے۔ ہمنے کوشش کر دی،

بار بار کہلا بھیجا ہے حتٰی کہ ایک وفد خاص بھیجا۔ لیکن انہوں نے ترجمہ نہیں دیا۔ بلکہ اشارتاً یہ بھی کہا ہے کہ ترجمہ ہمارا ہی ہے۔ اس معاملہ کے متعلق جو میری رائے ہے وہ بھی میں بتا دیتا ہوں۔ میری اپنی رائے میں زیادہ مفید اور مناسب یہ بات ہے کہ انکو چھوڑ ہی دیا جائے۔ اور اللہ کے حوالہ کر دیا جائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو فیصلہ ہوگا وہ انسانوں کے فیصلہ سے زیادہ صاف ہوگا۔ کیونکہ وہ خالق و مالک ہے۔ اور انسانوں سے زیادہ زبردست اور طاقتور ہے۔ میرے خیال میں ان کا ترجمہ لے جانا ہمارے لئے بڑی بھاری فتح ہے۔ انسان جوش اور عداوت میں جرم کر تو لیتا ہے لیکن بعد میں خود ہی شرمندہ ہوتا ہے یہ ہمیشہ کے لئے انکے گلے میں پھانسی کی طرح لٹکتا رہیگا ہماری اور ان کی بحثیں تو ہوتی ہی رہینگی۔ پس ہمیشہ انکو اس سوال کے آگے نادم ہونا پڑے گا کہ انکے فرقہ کا بانی سلسلہ احمدیہ کے روپیہ کو کس طرح قانون کا عذر کر کے خورد برد کر گیا۔ یہ چونکہ قومی اور جماعت کی خیانت ہے۔ شخصی نہیں۔ اس لئے جماعت کے اختلاف میں اسے ہم پیش کر سکتے ہیں کیونکہ قومی جرائم کا پیش کرنا برخلاف ذاتی جرائم کے اچھا اور چھپانا جرم ہے۔ اس لئے یہ ان کے نام پر ہمیشہ کے لئے دھبہ رہے گا۔ اور اگر ہم لے لینگے۔ اور ہمیں مل بھی جائیگا تو اس خوبی سے ہم انہیں ملزم قرار نہیں دے سکیں گے۔ پھر یہ کہ جس ترجمہ نے ترجمہ کرنیوالے کو کچھ فائدہ نہیں دیا وہ ہمیں کیا دے سکتا ہے وہ شخص جو چھ سال قرآن پر غور کر کے یہ معنی کرتا ہے کہ قل اللہ ثم ذرھم۔ اللہ منوا کر چھوڑ دو۔ اس کا کیا ہوا ترجمہ ہمارے لئے کیا مفید ہو سکتا ہے؟ اگر ہم مقدمہ کر کے اس ترجمہ کو لینگے تو ہزار دو ہزار روپیہ جو خرچ ہو گا۔ وہ بھی ضائع ہی جائے گا کیونکہ ایسا ترجمہ جس کے کرنیوالا کہتا ہے۔ قل اللہ ثم ذرھم۔ اللہ منوا کر چھوڑ دو۔ ہم چھاپ نہیں سکتے۔ اور اگر اس کی اصلاح کر کے چھپوائیں تو جو محنت اسپر کرینگے۔ اس سے کم میں نیا کیوں نہ تیار کر لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک عورت کے زیورات ایک چور لے گیا اس نے چور کی شکل رات دیکھ لی تھی۔ ایک دن جو وہ گلی میں بیٹھی چرخہ کات رہی تھی تو وہی چور گذرا۔ عورت نے اسکو کہا ذرا میری بات تو سن جاؤ۔ وہ ڈر کے مارے بھاگا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں پکڑواتی نہیں صرف بات سن جاؤ۔ جب وہ ٹھہرا تو اس نے کہا کہ دیکھو تم سب زیور لوٹ کر لے گئے تھے لیکن میرے ہاتھ میں پہلے سے بھی زیادہ موٹے کڑے ہیں اور تمہاری ٹانگوں میں وہی پہلی لنگوٹی ہے تو جنہوں نے وہ اپنی طرف سے صفایا کر گئے ہیں لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ انکی لنگوٹی ہی رہے گی۔ اور ہمیں خدا تعالیٰ اور کڑے دیدے گا۔ پس چاہیئے کہ ہم بھی اسی طرح کریں اور کہیں کہ اگر ترجمہ لے گئے ہیں تو لے جائیں۔ انہیں کے لئے وبال جان ہو گا۔ ہمیں خدا تعالیٰ اس سے بہتر اور بہت بہتر دیگا۔ اور انشاء اللہ مبارک دے گا۔ مفید تو وہی شے ہوتی ہے جو مبارک ہو۔ بہت لیکچرار ایسے ہوتے ہیں جو بڑی لمبی لمبی اور فصیح تقریریں کرتے ہیں لیکن ان کا اثر نہیں ہوتا۔ اور کسی اور کے ایک دو کلمے اثر کر جاتے ہیں اور اصل کلام بھی اسی کا ہے جسے خدا تعالیٰ سے اثر ملا ہو۔ پس جبکہ ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ہم کو اس ترجمہ سے بہتر ترجمہ ہی نہ دیگا بلکہ بابرکت بھی دیگا تو پھر اس کے لینے کے لئے کوشش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ دنیا میں صرف عمدہ تحریر کوئی شے نہیں بلکہ اس قابل التفات تحریر کا اثر ہوتا ہے جو صدق و اخلاص سے لکھی جائے۔ اس وقت دنیا میں ایسے لوگ ہیں جن کی تحریریں علم ادب کا اعلیٰ نمونہ سمجھی گئی ہیں۔ لیکن انہیں وہ کمال کہاں حاصل ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا۔ حالانکہ آپ اردو کے اشعار میں "جندا" بھی استعمال کر گئے ہیں لیکن ان اشعار کو پڑھ کر مخالف بھی ایسا متاثر ہوتا ہے کہ کھنچا چلا آتا ہے اور وہ شعر جو گھوٹ گھوٹ کر لکھے جاتے ہیں کچھ اثر نہیں کرتے۔ پس ہمیں کسی کی لفاظی پر لٹو نہیں ہونا چاہیئے۔ اور مفید اور بابرکت کی تلاش کرنی چاہیئے جو خدا تعالیٰ ہمیں (انشاء اللہ) ضرور دیگا۔ ہمارے کڑے پھر بھی بن جائینگے مگر ان کا یہ فعل انکے لئے ہمیشہ ذلت کا موجب رہے گا۔ پس میری اپنی رائے یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم دو ہزار روپیہ خرچ کر کے ردی کاغذ جلانے کے لئے لا ڈالیں۔ انہیں کہیں کہ یہ ترجمہ آپ ہی رکھیں۔ اسطرح جو روپیہ بچ جائے گا۔ وہ کسی اور مفید کام میں کام آ جائے گا۔ لیکن چونکہ یہ جماعت کا معاملہ ہے اور غرباء اور امراء سب کا پیسہ پیسہ جمع کر کے اسپر خرچ کیا گیا ہے اسلئے ضروری ہے کہ ہم بغیر تمام جماعت کی رائے کے معلوم کرنے کے کچھ نہ کریں اسی لئے میں نے خطبہ میں اسباب کو بیان کر دیا ہے۔ یہاں کی انجمن اسپر غور کرے۔ اور مجھے اطلاع دے اور باہر کی انجمنیں بھی غور کر کے اطلاع دیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ جماعت کے مال کی خیانت ہے۔ اس لئے انکے وہ تمام کاغذات اور درخواستیں جو ترجمۃ القرآن کے متعلق ہیں۔ سب تفصیلوار ایک ٹریکٹ میں چھاپ دی جائیں۔ اور نہایت کثرت سے یورپ و امریکہ اور ہندوستان میں شائع کی جائیں۔ اور تمام اخباروں میں بھی شائع کرا دی جائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ انکی طرف سے جو ترجمہ شائع ہونے لگا ہے اسکی حقیقت کیا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ عدالت میں روپیہ خرچ کیا جائے۔ اسطرح خرچ ہو جس سے انکی نیت اور ایمانداری کا لوگوں کو پتہ لگ جائے تو یہ بہتر ہو گا۔ تمام انجمنیں غور کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور فیصلہ کرنے سے پہلے دعا بھی کر لیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء معلوم ہو۔ اگر خدا تعالیٰ کے منشاء میں یہی ہے کہ مقدمہ کیا جائے تو پھر ہمیں کیا عذر ہے۔ پس بہت دعائیں کرو اور پھر جو فیصلہ ہو۔ اس سے مجھے اطلاع دو۔ یہ ایک بڑا کام ہے سب کچھ جمع کر کے آرام۔ سہولت اور اطمینان سے واقعات پر فیصلہ کرو۔ اور استخارہ کرو۔ گو اس میں یہ بھی ضروری نہیں کہ بذریعہ رؤیا یا الہام پتہ بھی لگے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کو بتا دے تو اس سے بھی مجھے اطلاع دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سیدھے رستہ پر چلنے اور اپنی رضاء حاصل کرنے کی توفیق دے ⁂

اطلاع

جن احباب کی خدمت میں "الفضل" کا پرچہ بطور نمونہ پہنچے وہ اسکی خریداری یا عدم خریداری سے بہت جلدی اطلاع دیں ⁂

(مینیجر الفضل)